

حصہ نظر

خاکہ، آپ بیتی

خاکہ کی تعریف

خاکہ ایک سوانحی مضمون ہوتا ہے جس میں کسی شخصیت کے اہم اور منفرد پہلو اس طرح اجاگر کئے جاتے ہیں کہ اس شخصیت کی جیتنی جاگتی تصویر پڑھنے والے کے ذہن میں پیدا ہو جاتی ہے۔

آپ بیتی کی تعریف

اپنے حالات زندگی یا اپنے اوپر گزرنے والے واقعات کو خود تحریر کرنا یعنی اپنی زبانی بیان کرنا ”آپ بیتی“ کہلاتا ہے۔ آپ بیتی کسی انسان کی اپنی کہانی کا دوسرا نام ہے۔ عام طور پر اردو زبان کے نامور مصنف اور ادیب اپنی آپ بیتیاں قلم بند کرتے رہے ہیں۔ مثلاً: جوش طبع آبادی کی آپ بیتی ”یادوں کی بارات“، احسان دلش کی ”جہانِ دلش“ اور مرزا ادیب کی ”مٹی کا دیبا“ مشہور آپ بیتیاں ہیں۔

سوانح کی تعریف

سوانح یا سوانح حیات کسی بھی انسان کی زندگی کے ایک تفصیلی بیان کو کہا جاتا ہے۔ سوانح حیات میں انسان کی ابتدائی زندگی، تعلیم، کام، رشقوں، معاشرتی زندگی اور موت تک کے تمام پہلو بیان ہوتے ہیں۔ سوانح حیات میں حالات اور واقعات بھی بیان ہوتے ہیں جن سے دیگر انسان سبق سیکھتے ہیں۔ مختصر یہ کہ سوانح حیات ایک انسان کی زندگی کی کہانی ہوتی ہے۔

نام دیو۔ مالی

مولوی عبدالحق

ولادت: 1870ء ☆ وفات: 1961ء



تعارف

مولوی عبدالحق اردو کے صفت اول کے فقاد، محقق، ادیب، لغت نویس، مترجم، ماہر صرف و نحو، ادبی صحافی، انشا پرداز، ماہر لسانیات، خاکہ زگار اور تبصرہ نگار کے ساتھ اردو تحریک کے ایک زبردست علمبردار تھے۔ ان کی ساری زندگی اردو اور ”انجمن ترقی اردو“ کی خدمت میں گزری۔ آپ کو ”بابائے اردو“ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ مولوی عبدالحق 20 اپریل 1870ء کو سراواں (ہاپڑ)، ضلع میرٹھ، برطانوی ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گھر بر حاصل کی پھر میرٹھ میں پڑھتے رہے۔ 1894ء میں علی گڑھ کالج سے بی۔ اے۔ کیا۔ علی گڑھ میں سر سید احمد خان کی صحبت میسر رہی جن کی آزاد خیالی اور روشن دماغی کا مولوی عبدالحق کے مزاج پر گہرا اثر پڑا۔ 1895ء میں حیدر آباد دکن میں ایک اسکول میں ملازمت کی۔ اس کے بعد صدر مہتمم تعلیمات ہو کر اور نگ آباد منتقل ہو گئے۔ ملازمت ترک کر کے عثمانیہ کالج اور نگ آباد کے پرنسپل ہو گئے اور 1930ء میں اسی عہدے سے سبد و شہ ہوئے۔

انجمن ترقی اردو جنوری 1902ء میں آل انڈیا مہذب انجینئرنگ کالج کا انفرنس علی گڑھ کے تحت ایک علمی شعبہ قائم کیا گیا جس کا نام ”انجمن ترقی اردو“ تھا۔ مولانا شبلی نعمنی اس کے سیکرٹری رہے تھے۔ 1912ء میں مولوی عبدالحق سیکرٹری منتخب ہوئے جنہوں نے بہت جلد انجمن ترقی اردو کو ایک فعال ترین علمی ادارہ بنادیا۔ مولوی عبدالحق اور نگ آباد (دکن) میں ملازمت تھے، وہ انجمن کو اپنے ساتھ لے گئے اور اس طرح حیدر آباد دکن اس کا مرکز بن گیا۔

انجمن ترقی اردو کے زیر اہتمام لاکھ سے زائد جدید علمی، فنی اور سائنسی اصطلاحات کا اردو ترجمہ کیا گیا۔ نیز اردو کے نادر نئے تلاش کر کے چھاپے گئے۔ دوسرے ماہی رسائل ”اردو اور سائنس“ جاری کیے گئے۔ ایک عظیم الشان کتب خانہ قائم کیا گیا۔ حیدر آباد دکن کی عثمانیہ یونیورسٹی انجمن ہی کی کوششوں کی مرہون منت ہے۔ اس یونیورسٹی میں ذریعہ تعلیم اردو تھا۔ انجمن نے ایک دارالترجمہ بھی قائم کیا جہاں سیکڑوں علمی کتابیں تصنیف و ترجمہ ہوئیں۔ اس انجمن کے تحت لسانیات، لغت اور جدید علوم پر دوسو سے زیادہ کتابیں شائع ہوئیں۔ تقسیم ہند کے بعد انہوں نے اسی انجمن کے اہتمام میں کراچی، پاکستان اردو ارٹس کالج، اردو سائنس کالج، اردو کامرس کالج اور اردو لاء کالج جیسے ادارے قائم کئے۔

مولوی عبدالحق انجمن ترقی اردو کے سیکرٹری ہی نہیں ”جسم ترقی اردو“ تھے۔ ان کا سونا جا گنا، اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، پڑھنا لکھنا، آنا جانا، دوستی، تعلقات، روپیہ پریہ غرض کے سب کچھ انجمن کے لئے تھا۔

بابائے اردو کا خطاب اور دیکھ راز 1935ء میں جامعہ عثمانیہ کے ایک طالب علم محمد یوسف نے انہیں ”بابائے اردو“ کا خطاب دیا جس کے بعد یہ خطاب اتنا مقبول ہوا کہ ان کے نام کا جزو بن گیا۔ 23 مارچ 1959ء کو حکومت پاکستان نے صدارتی اعزاز برائے حسن کا کرکردگی عطا کیا۔

تصانیف

مولوی عبدالحق کی مشہور تصانیف میں ”خطبات عبدالحق“، ”سر سید احمد خان“، ”قواعد اردو“، ”اردو کی نشوونما میں صوفیائے کرام کا کردار“ اور ”چند ہم عصر“ شامل ہیں۔

مختصر تعارف

مولوی عبدالحق اردو کے صفت اول کے نقاد، محقق، ادیب، لغت نویس، مترجم، ماہر صرف و نحو، ادبی صحافی، انشا پرداز، ماہر لسانیات، خاکہ زگار اور تبصرہ نگار کے ساتھ اردو تحریک کے ایک زبردست علمبردار تھے۔ ان کی ساری زندگی اردو اور ”انجمن ترقی اردو“ کی خدمت میں گزری۔ آپ کو ”بابائے اردو“ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ علی گڑھ کالج سے لی۔ اے۔ کیا۔ علی گڑھ میں سر سید احمد خان کی صحبت میسر رہی۔ جن کی آزاد خیالی اور روشن دماغی کا مولوی عبدالحق کے مزاج پر گہرا اثر پڑا۔ تقسیم ہند کے بعد انہوں نے اسی انجمن کے اہتمام میں کراچی، پاکستان اردو آرٹس کالج، اردو سائنس کالج، اردو کامرس کالج اور اردو لا، کالج جیسے ادارے قائم کئے۔ 23 مارچ 1959ء کو حکومت پاکستان نے صدارتی اعزاز برائے حسن کا رکرداری عطا کیا۔ آپ کی مشہور تصنیف ”خطباتِ عبدالحق“، ”سر سید احمد خان“، ”قواعدِ اردو“، ”اردو کی نشوونما میں صوفیائے کرام کا کردار“ اور ”چند ہم عصر“ شامل ہیں۔ آپ کی تحریری کی نمایاں خصوصیات زیگینی، متنوع اسلوب، سادگی، استدلال، ہندی الفاظ کا استعمال اور ایجاد و اختصار ہیں۔

مرکزی خیال

نصاب میں شامل مولوی عبدالحق کا سبق ”نام دیو—مالی“، ایک مالی کا خاکہ ہے جس کا نام، نام دیو تھا۔ نام دیو مقبرہ را بعد دورانی، اور نگ آباد (حیدر آباد، دکن) کے باع میں مالی تھا۔ نام دیو کو اپنے کام اور پیڑ پودوں سے عشق تھا۔ اس خاکہ کا مرکزی خیال یہ ہے کہ نیکی اور بڑائی اسی میں ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی صلاحیتوں اور مال سے خلق اللہ کی کس طرح خدمت کرتا ہے۔ جو حصی زیادہ خدمت کرے گا، اتنا ہی وہ نیک اور بڑا ہوگا۔

خلاصہ

نصاب میں شامل مولوی عبدالحق کا سبق ”نام دیو—مالی“، ایک مالی کا خاکہ ہے جس کا نام، نام دیو تھا۔ نام دیو مقبرہ را بعد دورانی، اور نگ آباد (حیدر آباد، دکن) کے باع میں مالی تھا۔ نام دیو بہت زیادہ محنتی تھا جسے با غبانی سے عشق اور پودوں سے پیار تھا۔ وہ پودوں کو پانی دے کر انہیں ہرز اوسی سے دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا تھا۔ نام دیو کی کوئی اولاد نہ تھی۔ وہ اپنے پودوں اور پیڑوں کو اولاد سمجھتا تھا اور اولاد ہی کی طرح ان کا خیال کرتا تھا۔ وہ ایک ایک پودے کے پاس بیٹھتا اور یوں لگتا کہ پودوں سے باتیں کر رہا ہے۔ وہ پودوں کو پچلتا پھولتا دیکھ کر خوش ہوتا تھا۔ اگر کسی پودے کو کیڑا لگ جاتا تو اسے بہت فکر ہوتی۔ وہ اس کی دوا دار و کرتا جب تک کہ پودا دوبارہ تو انہوں ہو جائے۔ اسے جڑی بوٹیوں کی پہچان تھی۔ وہ اس سے بچوں کا علاج بھی کرتا تھا۔ وہ خود بھی صاف ستر ارتھا اور باع غوکھی صاف ستر ارکھتا تھا۔ اسے نہ ستالیش کی تمنا تھی اور نہ صلد کی پروا، وہ بس اپنے کام میں مگن رہتا تھا۔

ایک سال بارش کی کمی کی وجہ سے جب پانی کی تکلت ہوئی تو وہ کہیں دوڑ سے پانی ڈھونڈھو کر لاتا اور پودوں کو دیتا، جس کی وجہ سے اس کا باع ہر بھرا اور سر بزرو شاداب رہا۔ اس کا رگزاری پر جب مصنف نے اسے انعام دینا چاہا تو اس نے یہ کہہ کر انعام لینے سے انکار کر دیا کہ اپنے بچوں کی پورش کرنے میں کوئی انعام کا مستحق نہیں ہوتا۔

حیدر آباد کے نظام نے اور نگ آباد میں باع غلگانے کا کام ناظم تعلیمات ڈاکٹر سید سراج الحسن کے پرداز کیا تھا۔ وہ نام دیو کو مقبرے سے شاہی باع میں لے گئے۔ وہاں بھی اس کے وہی رنگ تھے، نہ غرور، نہ تکبر، صرف کام کی دھن۔ ایک دن باع میں شہد کی مکھیوں نے حملہ کیا۔ سب مالی بھاگ گئے۔ نام دیو اپنے کام میں مگن تھا، اُسے خبر نہ ہوئی۔ مکھیوں نے نام دیو پر خست حملہ کیا جس سے وہ بے دم ہو گیا اور اسی میں جان دے دی۔

نام دیو سیدھا سادا، ہر وقت مسکراتا رہتا۔ ہر ایک سے جھک کر ملتا۔ خود غریب تھا مگر ہر ایک کی مدد کرتا۔ گرمی، سردی، دھوپ میں بس وہ کام کرتا رہتا تھا۔ وہ سب کو اچھا سمجھتا اور سب سے محبت کرتا تھا۔ مصنف تحریر کرتے ہیں کہ نیکی اور بڑائی اسی میں ہے کہ انسان اپنی صلاحیتوں اور مال سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرے۔ اس معیار کے مطابق نام دیو نیک بھی تھا اور بڑا بھی۔

فرہنگ

الغاظ	معانی	الغاظ	معانی
احاطے	چار دیواری	چمن	باغ
سیوا	خدمت	جن	طریقے، کوششیں
کنکر	سنگریزہ، چونے کا ٹکڑا	داروغہ	محافظ، نگران
کارگزار	کام انجام دینے والا	مستعد	چست، چاق و چوبند
ستائیش	تعریف و توصیف	تلف	بر باد ہونا، ختم ہونا
سینچتا	آپساشی کرنا، پودوں کو پانی دینا	قلت	کمی
گدلا	ٹیلا، مٹی والا	آب حیات	زندگی بخشے والا پانی
بے مثل	جس کی مثال نہ ہو	کارگزاری	کام کی انجام دہی
تفویض	سپرد کرنا، حوالے کرنا	ذوقِ باغ بانی	باغبانی کا شوق
سندر	کارگزاری کا تصدیق نامہ	یورش	حملہ
جھکڑ	تیز ہوا، آندھی	بے ذم	بے جان، مردہ، کمزور
بشاشت	تازگی، فرحت	بساط	حیثیت، اوقات
درجہ کمال	اعلیٰ مقام، عروج	استعداد	صلاحیت، قابلیت
و دیعت	اللہ کی بخشی ہوئی	خلق اللہ	اللہ کی مخلوق

کیشرا انتخابی سوالات

دیئے ہوئے ممکنہ جوابات میں سے ہر ایک کے لئے درست جواب کا انتخاب کیجئے:

نصاب میں شامل سبق "نام دیو—مالی" کے مصنف ہیں:

- (د) مولانا محمد حسین آزاد (ج) میرزا ادیب

- (الف) مولوی عبدالحق ✓ (ب) منتپریم چند

مولوی عبدالحق نصاب میں شامل اس سبق کے مصنف ہیں:

- ✓ (د) نام دیو—مالی (ج) شہید

- (الف) بوڑھی کا کی (ب) امید کی خوشی

نصاب میں شامل سبق "نام دیو—مالی" ماخوذ ہے:

- (د) مٹی کا دیا (ج) شہاب نامہ

- (الف) مرأۃ العروس ✓ (ب) چند ہم عصر

"چند ہم عصر" سے ماخوذ یہ سبق نصابی کتاب میں شامل ہے:

- (د) شہید (ج) امید کی خوشی

- (الف) نام دیو—مالی ✓ (ب) قومی ہم درودی

"چند ہم عصر" ان کی تصنیف ہے:

- (د) مولانا الطاف حسین حالی (ج) مولانا الطاف حسین حالی

- ✓ (ب) قدرت اللہ شہاب (الف) مولوی عبدالحق ✓

"بابائے اردو" ان کا لقب تھا:

- (د) مولانا الطاف حسین حالی

- (الف) سریس احمد خان (ب) مولوی عبدالحق ✓ (ج) علامہ محمد اقبال

تقسیم کے بعد کراچی میں "انجمن ترقی اردو" کی بنیاد انہوں نے رکھی:

- (د) حفیظ جالندھری

- (الف) میرزا ادیب (ب) مولوی عبدالحق ✓ (ج) حکیم محمد سعید

ان کی آخری آرامگاہ اردو یونیورسٹی، کراچی میں ہے:

- (د) حفیظ جالندھری

- (الف) حفیظ جالندھری (ب) الطاف حسین حالی (الف) میرزا ادیب

نام دیو اس شہر کے ایک باغ میں مالی تھا:

- (د) میرٹھ

- (الف) دہلی (ب) اورنگ آباد ✓

"نام دیو—مالی" کے اتنے بچے تھے:

- ✓ (د) کوئی اولاد نہیں

(ج) 6

- (الف) 2 (ب) 3

نام دیو—مالی کا انتقال ہوا:

- (ج) شہد کی بکھیوں کے کامنے سے ✓ (د) چھت سے گرنے سے

- (الف) سڑک کے حادثہ میں (ب) سانپ کے کامنے سے

نصابی کتاب کی مشق کے کیشرا انتخابی سوالات

نام دیو تھا ایک:

- (د) خانام

- (الف) مالی ✓ (ب) ڈرائیور

ڈاکٹر صاحب کو آدمی رکھنے میں بھی تھا:

- (د) جمال

(ج) خیال

- (الف) کمال ✓ (ب) اندازہ

"نام دیو" نے سارے چمن کو آئینہ بنارکھا تھا، اس جملے میں آئینہ کا مطلب ہے:

- (الف) خوبصورت بنادینا

- ✓ (ج) صاف ستر اکر دینا

- (د) نرم و نازک کر دینا

ماں اپنے بچوں کو دلکھ کر ہوتی ہے:

- (د) ملوں

(ج) افرادہ

- (الف) ناراض ✓ (ب) خوش

نام دیو غریب تھا اور تنخوا بھی تھی:

- (د) بہت کم

- (ج) بہت زیادہ

- (الف) کم ✓ (ب) زیادہ

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

جملوں کی تشریح

ان کو سربراہ اور شاداب دیکھ کر ایسا ہی خوش ہوتا جیسے ماں اپنے بچوں کو دیکھ کر خوش ہوتی ہے۔

جملہ 1

حوالہ سبق: مندرجہ بالا فقرہ نصاب میں شامل سبق "نام دیو—مالی" سے منتخب کیا گیا ہے۔

حوالہ مصنف: نصاب میں شامل سبق "نام دیو—مالی" کے مصنف مولوی عبدالحق اردو کے صفات اول کے نقاد، محقق، ادیب، لغت نویس، مترجم، ماہر صرف و نحو، ادبی صحافی، انسٹاپرداز، ماہر لسانیات، خاکہ نگار اور تبرہ نگار کے ساتھ اردو تحریک کے ایک زبردست علمبردار تھے۔ ان کی ساری زندگی اردو اور "الجمن ترقی اردو" کی خدمت میں گزاری۔ آپ کو "بابائے اردو" کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کی مشہور تصانیف خطبات عبدالحق، سرید احمد خان، قواعد اردو، اردو کی نشوونما میں صوفیائے کرام کا کردار اور چند ہم عصر شامل ہیں۔ آپ کی تحریر کی نمایاں خصوصیات زیگینی، متنوع اسلوب، سادگی، استدلال، ہندی الفاظ کا استعمال اور ایجاد و اختصار ہیں۔

تشریح: سبق "نام دیو—مالی" نام دیو نامی ایک مالی کی شخصیت کا مختصر خاکہ ہے جو مولوی عبدالحق کی تصنیف "چند ہم، صر" سے مأخوذه ہے۔ سبق سے منتخب کردہ اس فقرہ میں مصنف نام دیو کی اپنے کام میں لگن اور پیڑ پودوں سے محبت کا ذکر کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ نام دیو کی کوئی اولاد نہ تھی۔ وہ اپنے پیڑ پودوں کو ہی اپنی اولاد بھجتا تھا۔ ان کی اسی طرح گھدہ اشت کرتا جس طرح والدین اپنے بچوں کی کرتے ہیں۔ جب اس کی محنت رنگ لاتی اور پیڑ پودے ہرے بھرے اور سربراہ اور شاداب ہو جاتے تو نام دیو انہیں دیکھ کر اسی طرح خوش ہوتا جس طرح ایک ماں اپنے بچوں کو دیکھ کر خوش ہوتی ہے۔ ماں ایسا رشتہ ہے جو اپنے بچوں کی معمولی سی تکلیف پر بھی بے چین ہو جاتی ہے اور بچوں کی تکلیف خود محسوس کرتی ہے۔ مصنف نے نام دیو کے اپنے پیڑ پودوں سے متعلق احساسات کو اپنے بچوں سے متعلق ماں کے جذبات سے تشبیہ دے کر بات کو مختصر مگر جامع کر دیا ہے۔

جملہ 2 غرض سارے چمن کو آئینہ بنار کھاتا تھا۔

حوالہ سبق اور حوالہ مصنف کے لئے جملہ 1 ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: مصنف اس فقرہ میں نام دیو نامی ایک مالی کی شخصیت کے بارے میں، بیان کرتے ہوئے اس کی اپنے کام سے لگن اور محبت کا ذکر کرتے ہیں کہ دوسرے مالیوں کی نسبت نام دیو خود بہت صاف سترہ رہتا تھا اور اپنے باغ اور اس کے پیڑ پودوں کو بھی صاف سترہ رکھتا تھا۔ کہیں خود روگھاس پھونس نظر نہیں آتی تھی۔ کہیں کنکر پھر پڑے دکھائی نہیں دیتے تھے۔ غرض کہ نام دیو ہر طریقے سے اپنے باغ کو صاف سترہ رکھتا تھا۔ مولوی عبدالحق کی تحریروں کی نمایاں خصوصیات میں میں سے ایک ایجاد و اختصار ہے۔ یہاں بھی اس جملے میں یہ خوبی نظر آ رہی ہے۔ نام دیو کے صاف سترے باغ کو وہ ایک آئینہ ہمیشہ اتنا صاف ہوتا ہے کہ اس میں دیکھنے والے کامکش ہمیشہ نظر آتا ہے، اس طرح نام دیو کا باغ بھی اتنا ہی صاف سترہ رہتا تھا۔

جملہ 3 وہ اپنے کام میں لگا رہتا۔ نہ ستائیش کی تمنا، نہ صلے کی پروا۔

حوالہ سبق اور حوالہ مصنف کے لئے جملہ 1 ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: مصنف اس فقرہ میں نام دیو کی اپنے کام سے محبت کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نام دیو اپنے کام کو ایک عبادت سمجھ کر رکھتا تھا۔ ہماری عبادات کی ادائیگی میں بھی یہی سوچ ہونی چاہئے کہ ہمیں اپنی عبادات کے عوض کسی صلے یا تعریف کی امید نہیں رکھنی چاہئے۔ ہمیں عبادات صرف اس لئے کرنی چاہئیں کیونکہ صرف ہمارا رب ہی اس قابل ہے کہ اس کی عبادات کی جائے۔ نام دیو مالی بھی اپنا کام اسی طرح کرتا تھا، وہ دوسروں سے بہتر تھا مگر یہ موقع نہ رکھتا تھا کہ کوئی اس کی تعریف کرے یا اس کے کام کی عوض کوئی اسے کوئی انعام دے۔ وہ اپنے کام کا حق ادا کرتا تھا اور اپنا فرض ادا کرنا جانتا تھا۔ صلہ اور انعام کی خواہش لائق اور حرص کی پیداوار ہیں اور تعریف و توصیف کی تمنا تکبر اور غرور پیدا کرتی ہیں۔

جملہ 4 شاید اس کا کہناٹھیک تھا کہ اپنے بچوں کے پالنے پونے میں کوئی انعام کا مستحق نہیں ہوتا۔

حوالہ سبق اور حوالہ مصنف کے لئے جملہ 1 ملاحظہ کیجئے۔

شرح: مصنف اس فقرہ میں ایک مالی نام دیو کے بارے میں بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نام دیو کو اپنے کام سے انہا درجہ کا عشق تھا۔ وہ پیڑپودوں کی نگہداشت اپنے بچوں کی طرح کرتا تھا۔ ایک بار بارش کی کمی کے باعث جب شہر میں پانی کی قلت ہوئی تو نام دیو کہیں ڈور سے گدلا سا پانی ڈھونڈھو کر لاتا اور پیڑپودوں کو دیتا تھا اور یہی پانی پودوں کے لئے آب حیات تھا۔ اردوگرد کے باغ اور پیڑپودے پانی قلت کی وجہ سے سوکھ گئے مگر نام دیو کا باغ اُسی طرح سربرزو شاداب تھا۔ جب اس کی محنت و کارگزاری کا صلہ دینے کے لئے مصنف نے اسے انعام دینا چاہا تو نام دیو نے یہ کہہ کر انعام لینے سے انکار کر دیا کہ کوئی اپنے بچوں کی پرورش کر کے انعام کا مستحق نہیں۔ بن جاتا اور نہ ہی کوئی ماں باپ کو اپنے بچوں کی پرورش کرنے کا انعام دیتا ہے۔ نام دیو کی شخصیت کے اس خاکے میں مصنف نام دیو۔ مالی کی اپنے کام سے محبت، لگن اور خلوص کو بیان کر رہے ہیں۔ یہ وہ جذبہ ہے جو آج ہمارے دور میں مفقود ہوتا جا رہا ہے۔ ہم ہر کام کو عذاب سمجھ کر تے ہیں اور جہاں تک ممکن ہوٹا لئے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے کام اور زندگیوں سے خیر و برکت اٹھ گئی ہے۔

نشرپاروں کی تشریح

نشرپارہ 1 کیا دیکھتا ہوں کہ پیدا کر مجھے حیرت بھی ہوتی اور خوشی بھی۔

حوالہ سبق: یہ نشرپارہ ہماری انصابی کتاب کے سبق ”نام دیو۔ مالی“ سے لیا گیا ہے جو کتاب ”چند ہم عصر“ سے ماخوذ ہے۔

حوالہ مصنف: حوالہ مصنف کے لئے جملہ 1 ملاحظہ کیجئے۔

شرح: نصاب میں شامل مولوی عبدالحق کا سبق ”نام دیو۔ مالی“ ایک مالی کا خاکہ ہے جس کا نام ”نام دیو“ تھا۔ نام دیو مقبرہ رابعہ دورانی، اور نگ آباد (حیدر آباد، دکن) کے باغ میں مالی تھا۔ نام دیو بہت زیادہ مختی تھا جسے باغبانی سے عشق اور پودوں سے پیار تھا۔ اس نشرپارہ میں مصنف اس وقت کا ذکر کرتے ہیں جب انہوں نے پہلی بار نام دیو کو اپنا کام کرتے ہوئے دیکھا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ نام دیو نے بیٹھ کر ایک پودے کو پانی دیا۔ اس نے ہر رخ اور ہر سمت سے اس پودے کا جائزہ لیا، وہ بار بار مژہ کر پودے کو دیکھتا، پھر پیچھے ہٹ جاتا اور پھر پودے کو بغور دیکھتا اور دیکھتا ہی چلا جاتا۔ وہ پودے کو دیکھ کر مسکراتا اور خوش ہوتا۔ مصنف مزید تحریر کرتے ہیں کہ مجھے یہ سب دیکھ کر حیرت بھی ہوئی اور خوشی بھی۔ آخری جملہ میں مصنف نے مختصر مگر نہایت جامع انداز میں دو باتیں بیان کی ہیں۔ پہلی بات جوانہوں نے تحریر کی ہے وہ یہ کہ ”پیدا کر مجھے حیرت بھی ہوتی“۔ مصنف کی حیران ہونے کی وجہ یہ تھی کہ عموماً لوگ ایسا نہیں کرتے، ہر کوئی اپنے کام کوٹا ہے اور جب کرتا ہے تو بد دلی سے کرتا ہے۔ لوگوں کی کام کرنے میں اخلاص، لگن اور پیار کی کمی ہوتی ہے اس لئے نام دیو کو ایسا کرتے دیکھ کر مصنف کو حیرت ہوئی۔ دوسری بات جس کو وہ تذکرہ کرتے ہیں کہ مجھے خوشی بھی ہوئی۔ نام دیو کو اس طرح کام کرتا دیکھ کر مصنف کو اس لئے خوشی ہوئی کہ چلو کوئی تو ہے جو اپنے کام میں مغلظ ہے۔ کوئی تو اپنے فرض کی ادائیگی عبادت سمجھ کر رہا ہے۔ یہ دنیا ایسے ہی نیک لوگوں کی بدولت قائم ہے۔

نشرپارہ 2 وہ ایک ایک پودے کے پاس بیٹھتا جب تک وہ تند رست نہ ہو جاتا اسے چین نہ آتا۔

حوالہ سبق: یہ نشرپارہ ہماری انصابی کتاب کے سبق ”نام دیو۔ مالی“ سے لیا گیا ہے جو کتاب ”چند ہم عصر“ سے ماخوذ ہے۔

حوالہ مصنف: حوالہ مصنف کے لئے جملہ 1 ملاحظہ کیجئے۔

شرح: نصاب میں شامل مولوی عبدالحق کا سبق ”نام دیو۔ مالی“ ایک مالی کا خاکہ ہے جس کا نام ”نام دیو“ تھا۔ نام دیو مقبرہ رابعہ دورانی، اور نگ آباد (حیدر آباد، دکن) کے باغ میں مالی تھا۔ نام دیو بہت زیادہ مختی تھا جسے باغبانی سے عشق اور پودوں سے پیار تھا۔ مصنف نام دیو کی پیڑپودوں سے محبت کا بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ کافی دیر پیڑ پودوں کے پاس بیٹھا رہتا، ایسا لگتا تھا کہ وہ پودوں سے باتیں کر رہا ہے۔ پیڑپودوں کو سربرزو شاداب دیکھ کر نام دیو بہت خوش ہوتا ہے جیسے والدین اپنے بچوں کو پھلتا پھولتا دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ اگر کبھی اتفاق سے کسی پودے کو کیڑا لگ جاتا تو نام دیو پریشان ہو جاتا، اسے پودے کی فکر لگ جاتی، مختلف قسم دوائیں لاتا اور پودوں کی ایسی خدمت کرتا جیسے ایک ہمدرد اور نیک ڈاکٹر اپنے کسی رشتہ دار کا علاج اور خدمت کرتا ہے۔ نام دیو بھی اسی طرح اس پودے کو بچانے کے لئے ہر قسم کی کوشش کر دلتا اور کسی نہ کسی طرح وہ پودے کو مر جانے اور سوکھنے سے بچایتا۔ جب تک پودا بیمار رہتا نام دیو بھی بے چین رہتا۔ نام دیو کو اس وقت تک بچین نہ آتا تھا جب تک پودا دوبارہ سربرزو شاداب نہ ہو جائے۔

وہ بہت سادہ مزاج، بھولا بھالا تھا اور آخ رکام کرتے کرتے ہی اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔

حوالہ سبق: یہ نشرپارہ ہماری نصابی کتاب کے سبق ”نام دیو—مالی“ سے لیا گیا ہے جو کتاب ”چند ہم عصر“ سے ماخوذ ہے۔

حوالہ مصنف: حوالہ مصنف کے لئے جملہ 1 ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: نصاب میں شامل مولوی عبدالحق کا سبق ”نام دیو—مالی“ ایک مالی کا خاکہ ہے جس کا نام ”نام دیو“ تھا۔ نام دیو مقبرہ رابعہ دورانی، اور گنگ آباد (حیدر آباد، دکن) کے باعث میں مالی تھا۔ نام دیو بہت زیادہ مختی تھا جسے باغبانی سے عشق اور پودوں سے پیار تھا۔ اس فن پارہ میں مصنف نام دیو کی شخصیت و کردار بیان کر رہے ہیں۔ مصنف لکھتے ہیں کہ نام دیو سادہ مزاج شخص تھا، بھولا بھالا تھا اور منافق تھا اور چالا کیوں سے کوسوں ڈور تھا۔ اس کا چہرہ ہر وقت تروتازہ لگتا تھا۔ اس کے ہونٹوں پر ہر وقت مسکراہٹ رہتی تھی۔ نام دیو کی عاجزی اور انکساری کا ذکر کرتے ہوئے مصنف تحریر کرتے ہیں کہ وہ ہرچھوٹے بڑے سے جھک کر ملتا تھا۔ نام دیو ایک غریب مالی تھا، تխواہ بھی کم تھی۔ قلیل تخواہ پر نہ صرف وہ قناعت کرتا تھا بلکہ اپنی اوقات اور حیثیت سے بڑھ کر وہ غریبوں کی مدد کرتا ہے۔ اپنے کام سے نام دیو کو عشق تھا اور کام کرتے کرتے اس نے جان دے دی، جب شہد کی مکھیوں نے یورش کی اور وہ کام میں اتنا مگن تھا کہ اسے خبر ہی نہ ہوئی۔

ہر شخص میں قدرت نے کوئی صلاحیت رکھی ہے اور خلق اللہ کو اس سے کیا فیض پہنچا؟

حوالہ سبق: یہ نشرپارہ ہماری نصابی کتاب کے سبق ”نام دیو—مالی“ سے لیا گیا ہے جو کتاب ”چند ہم عصر“ سے ماخوذ ہے۔

حوالہ مصنف: حوالہ مصنف کے لئے جملہ 1 ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: اس نشرپارہ میں مصنف تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو کوئی نہ کوئی صلاحیت عطا کی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیت کو پہچانے اور نہ صرف اس کو کام میں لائے بلکہ اپنی محنت، کوشش اور علم حاصل کر کے اس صلاحیت کو درجہ کمال تک پہنچائے، اس کو عروج تک لے جائے، اس میں مہارت پیدا کرے۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیت کو نکتہ عروج تک لے جانے میں ہی انسان کی ساری نیکی اور بڑائی ہے اور اسی صلاحیت کو عروج تک لے جانے کی کوشش میں انسان، انسان بنتا ہے کیونکہ ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہوتا ہے۔ قیامت کے دین جب انسانوں کے اعمال کا حساب کتاب ہو گا تو اللہ تعالیٰ خاکی انسان سے پوچھے گا کہ جو قابلیت، جو صلاحیت، جو استعداد اور جو طاقت میں نے تجھے دی تھی اُسے کیسے اور کہاں کہاں استعمال کیا؟ کیا اُسے صرف اپنے فائدے کے لئے استعمال کیا؟ کیا اس سے صرف اپنے لئے دولت جمع کی؟ کیا اس سے دوسرے انسانوں اور میری دوسری مخلوقات کی بھی کوئی خدمت کی؟ کیا کسی کو اس سے فائدہ پہنچایا؟ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر چلے؟ اپنی صلاحیت، قابلیت اور طاقت سے دوسروں کی خدمت کرنا اور دوسروں کو فائدہ پہنچانا ہی نیکی اور بڑائی ہے جس کی تعلیم ہمیں قرآن اور اسوہ حسنة ﷺ دیتے ہیں۔

نصابی کتاب کے مشقی سوالات

درج ذیل سوالات کے جواب دیجئے:

سوال ۱

(الف) نام دیوکس باغ میں مالی تھا؟

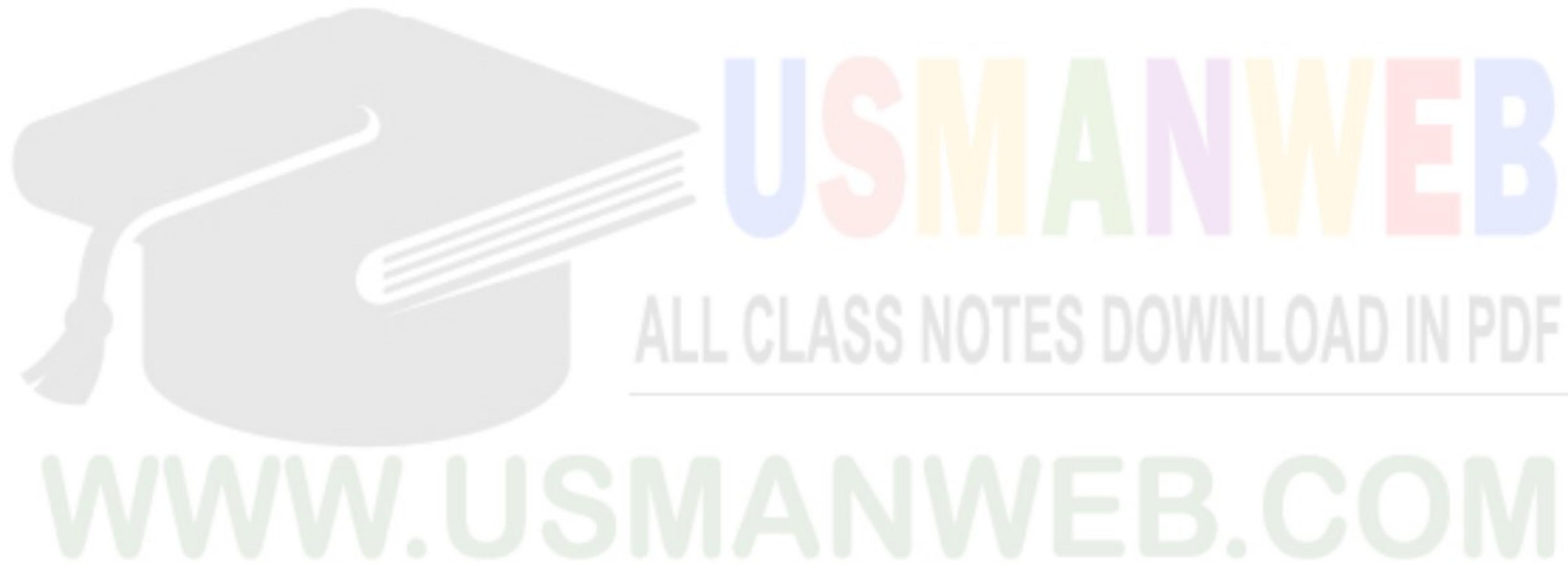
نام دیومقبرہ رابعہ دورانی، اور نگ آباد (حیدر آباد، دکن) کے باغ میں مالی تھا۔

جواب

(ب) مصنف کونا م دیوکی کون سی حرکتوں پر تعجب ہوتا تھا؟

نام دیوپودوں کے سامنے بیٹھتا، پانی ڈال کر ڈول درست کرتا اور ہر رُخ سے پودے کو مُڑ مُڑ کر دیکھتا، پھر اُن لئے پاؤں پیچھے ہٹ کر اسے دیکھتا اور دیکھتا رہتا، پھر مسکرا تا اور خوش ہوتا تھا۔ نام دیو کو ایسا کرتے دیکھ کر مصنف کو حیرت اور تعجب ہوتا تھا۔

جواب



(ج) اس سبق میں نام دیو مالی کی کون کون سی خوبیاں بیان کی گئی ہیں؟

اس سبق میں نام دیو کی جو خوبیاں بیان کی گئی ہیں، وہ مندرجہ ذیل ہیں:

- (1) نام دیو گری ہو یا سردی، دھوپ ہو یا چھاؤں ہمیشہ اپنے کام میں لگن رہتا تھا۔ اسے اپنے کام سے بچ لگن تھی۔
- (2) وہ اپنے پیڑ پودوں سے بہت پیار کرتا اور ان کی نگہداشت اپنی اولاد کی طرح کرتا تھا۔
- (3) اسے جڑی بوٹیوں کی پہچان تھی، اس لئے اسے بچوں کے علاج میں بڑی مہارت تھی۔
- (4) وہ خود بھی صاف سترہ رہتا تھا اور اپنے باغ کو بھی صاف سترہ رکھتا تھا۔
- (5) اپنے کام کے عوض نام دیو کو نہ ستائیں کی تمنا تھی اور نہ صلے کی پروا۔ اسے اپنے کام پر نہ تو غرور رہتا اور نہ تکبر۔
- (6) وہ سادہ مزاج اور بھولا بھالا تھا۔
- (7) اس کے چہرے پر بیاشت اور لبیوں پر مسکراہٹ رہتی تھی۔
- (8) بچھوٹے بڑے ہر ایک سے جھک کر ملتا تھا۔
- (9) وہ خود غریب تھا مگر غریبوں کی بساط سے بڑھ کر مدد کرتا رہتا تھا۔ وقت پر دوسروں کے کام آتا۔
- (10) وہ سب کو اچھا سمجھتا اور سب سے محبت کرتا تھا۔

(د) پانی کی قلت بڑھی تو نام دیو نے کیا کیا؟

جواب بارش کی کمی کے باعث جب پانی کی قلت ہوئی اور پیڑ پودے مر جانے لگے تو نام دیو دو روز سے ایک ایک گھر اپانی کا سر پر اٹھا کے لاتا اور پودوں کو سینچتا۔ جب پانی کی قلت بڑھی تو اس نے راتوں کو بھی پانی ڈھوڈھو کر لانا شروع کر دیا۔

(ه) نام دیو کو بچوں کے علاج میں کیسے مہارت حاصل ہوئی؟

جواب باغوں میں رہتے رہتے نام دیو کو جڑی بوٹیوں کی شاخت ہو گئی تھی جس کی وجہ سے اسے بچوں کے علاج میں مہارت حاصل ہو گئی تھی۔

درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیجئے:

سوال 2

جواب کے لئے "کیش الانتخابی سوالات" ملاحظہ کیجئے۔

سوال 3

درج ذیل خالی جگہیں درست الفاظ سے پڑ کیجئے:

- (الف) ہر شخص میں قدرت نے کوئی نہ کوئی صلاحیت رکھی ہے۔
- (ب) گدلا اپانی پودوں کے حق میں آب حیات تھا۔
- (ج) ڈاکٹر صاحب شاہی باغ کو حقیقت میں شاہی باغ بنانا چاہتے تھے۔
- (د) باغ کے داروغہ خود بھی بڑے کارگزار اور مستعد شخص ہیں۔
- (ه) ایک سال بارش بہت کم ہوئی۔

درج ذیل اقتباسات کی تشریح کیجئے:

سوال 4

(الف) "کام سے سچا لگا و تھا اور اسی میں اس کی جیت تھی۔"

تشریح: مندرجہ بالا اقتباس نصابی کتاب کے سبق "نام دیو—مالی" سے لیا گیا ہے جس کے مصنف مولوی عبدالحق ہیں اور یہ ان کی تصنیف "چند ہم عصر" جواب

سے ماخوذ ہے۔ اس سبق میں مصنف ایک مالی نام دیو کی شخصیت کا خاکہ پیش کرتے ہیں جس کو پیڑ پودوں سے انہائی درجہ کا پیار تھا۔ وہ پیڑ پودوں کی نگہداشت اپنی اولاد کی طرح کرتا تھا۔ اس کو اپنے کام سے سچالگاہ تھا اس کے لئے اسے نہ تعریف و توصیف کی تمنا تھی اور نہ کسی صلے کا لائق تھا۔ اسی وجہ سے اس کا باغ سب سے زیادہ صاف ستر اور سربراہ شاداب تھا۔ اس کے کام کی وجہ سے سب اس کی عزت و احترام کرتے تھے۔ مصنف کے خیال میں یہی اس کی جیت تھی کیونکہ اسے کسی کی ڈانٹ ڈپٹ کا خوف نہ تھا، اس کو کسی کی جھوٹی تعریفیں کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی تھی۔

(ب) ”اسے کیا معلوم تھا کہ قضا اس کے سر پر کھیل رہی ہے۔“

جواب تشریح: مندرجہ بالا اقتباس نصابی کتاب کے سبق ”نام دیو—مالی“ سے لیا گیا ہے جس کے مصنف مولوی عبدالحق ہیں اور یہ ان کی تصنیف ”چند ہم عصر“ سے ماخوذ ہے۔ اس سبق میں مصنف ایک مالی نام دیو کی شخصیت کا خاکہ پیش کرتے ہیں جس کو پیڑ پودوں سے انہائی درجہ کا پیار تھا۔ وہ پیڑ پودوں کی نگہداشت اپنی اولاد کی طرح کرتا تھا۔ اس کو اپنے کام سے سچالگاہ تھا۔ وہ ہر وقت اور ہر موسم میں اپنے کام میں اتنا مگن رہتا تھا کہ اسے گرد و پیش کی خبر بھی نہ رہتی تھی۔ ایک دن حسب معمول وہ اپنے کام میں مگن تھا۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ موت اس کے سر پر کھڑی ہے۔ شہد کی مکھیوں نے اس پر حملہ کیا اور نام دیو بے دم ہو گیا اور اسی میں انتقال ہو گیا۔

(ج) ”ہر شخص میں قدرت نے کوئی نہ کوئی صلاحیت رکھی ہے۔ اس صلاحیت کو درجہ کمال تک پہنچانے میں ساری نیکی اور برداشتی ہے۔“

جواب تشریح کے لئے نظر پارہ 4 کی تشریح ملاحظہ کیجئے۔

سوال 5 دیئے ہوئے لفظی اشاروں سے کہانی مکمل کیجئے:

شخص ، پیٹ میں درد ، حکیم ، برداشت سے باہر ، غذا ، چیک کرنا ، پوچھنا ، جلی ہوئی روئی ، آنکھیں ، دوا ، علاج ، شرمندگی ، آیندہ ، نتیجہ

جواب ایک شخص کے پیٹ میں شدید درد ہوا۔ جب درد اس کی برداشت سے باہر ہوا تو وہ ایک حکیم کی اور اس سے پوچھا کر تم نے غذا میں کیا کھایا تھا؟ اس شخص نے جواب دیا کہ میں نے کھانے میں جلی ہوئی روئی کھائی تھی۔ حکیم نے اس سے کہا کہ وہ اس کی آنکھوں کا علاج بھی کرے گا اور درد کے لئے دوا بھی دے گا۔ یہن کراس شخص نے حکیم سے پوچھا کہ درد میرے پیٹ میں ہے، آپ میری آنکھوں کا علاج کیوں کریں گے؟ اس سوال پر حکیم نے جواب دیا کہ تمہاری آنکھوں کو بھی علاج کی ضرورت ہے کیونکہ تمہاری آنکھوں کو جلی ہوئی روئی نظر نہیں آئی جس کے کھانے کے نتیجہ میں تمہارے پیٹ میں درد ہوا ہے۔ حکیم کا یہ جواب سن کر اس شخص کو بہت شرمندگی ہوئی اور آئندہ اس نے ایسا نہ کرنے کا عہد کیا۔

All Classes Chapter Wise Notes

Punjab Boards | Sindh Boards | KPK Boards | Balochistan Boards

AJK Boards | Federal Boards

تمام کلاسز کے نوٹس، سابقہ پیپرز، گیس پیپرز، معمودی مشقیں وغیرہ اب آن لائن حاصل کریں
پنجاب بورڈز، فیڈرل بورڈز، سندھ بورڈز، بلوچستان بورڈز، خیبر پختونخواہ بورڈز، آزاد کشمیر بورڈز کے نوٹس فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

9th Class
Notes | Past Papers

WWW.USMANWEB.COM

10th Class
Notes | Past Papers

WWW.USMANWEB.COM

11th Class
Notes | Past Papers

12th Class
Notes | Past Papers

تمام کلاسز کے نوٹس سابقہ پیپرز مکمل حل شدہ مشقیں بلکل فری ڈاؤن لوڈ کریں اور کسی بھی کتاب کی سوفٹ کاپی میں حاصل کرنے کے لیے ہمارے وائس اپ گروپ کو جوائن کریں۔

WhatsApp Group 0306-8475285

www.USMANWEB.COM

www.USMANWEB.COM